بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 10 دسمبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے متعلق مختلف ذکر ملتے ہیں۔ایک واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے سے قبل یمن گیا اور وہاں ایک ایسے شخص سے ملا جو کتبِ سماویہ کا علم رکھتا تھا۔اس نے جب مجھے دیکھا تو کہا کہ لگتا ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو اور قریشی ہو۔،میں نے جواب دیا ہاں۔اس شخص نے کہا کہ اب میرے پاس تمہارے لئے صرف ایک بات رہ گئی ہے اور کہا کہ تم پیٹ پر سے کپڑا ہٹا کر دکھاؤ۔حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں ایسا نہ کرونگا جب تک تم مجھے اس کی وجہ نہ بتاؤ۔ اس شخص نے آپ سے کہا کہ میرے علم کے مطابق ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے۔اور ایک جوان اور بڑی عمر کا شخص اس کی مدد کریگا۔ اور بڑی عمر والے شخص کے پیٹ پر تل ہوگا اور بائیں ران پر نشان ہوگا۔آپ کیلئے ضروری نہیں کہ آپ مجھے اپنا پیٹ دکھائیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ باقی تمام صفات آپ میں پائی جاتی ہیں۔اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ پر سے کپڑا ہٹایا۔جب اس شخص نے میرے پیٹ پر تل دیکھا تو فرمایا کہ کعبہ کے رب کی قسم،وہ تم ہی ہو ۔میں تم سے ایک بات کرونگا تم اس کو یاد رکھنا۔خبردار،ہدایت سے انحراف نہ کرنا اور بہترین راستہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور جو مال خدا تمہیں دے اس کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہنا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو رسول اللہ صلعم مبعوث ہو چکے تھے۔مکہ کے سردار اکٹھے ہو کر میرے پاس آئے اور کہا کہ ابو طالب کا یتیم دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔آپ اس معاملہ کو حل کریں۔میں نے انہیں اچھے انداز سے ٹال دیا۔پھر میں نے جا کر رسول اللہ صلعم سے ملاقات کی اور کہا کہ کیا آپ نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔آپ صلعم نے فرمایا کہ اے ابو بکر،میں اللہ کا رسول ہوں۔تمہاری طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف بھی ۔حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس کیلئے آپ کی کیا دلیل ہے۔آپ صلعم نے فرمایا وہ بوڑھا شخص جس سے آپ سے یمن میں ملاقات کی تھی۔حضرت ابو بکر نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے یہ خبر دی تو رسول اللہ صلعم نے

فرمایا کہ ا یک عظیم فرشتہ نے مجھے اس کی خبر دی۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے جسے بھی اسلام کی طرف بلایا اس نے کچھ تردد کا اظہار کیا سوائے ابو بکر کے۔ میں نے جب انہیں اسلام کی دعوت دی کہ وہ نہ پیچھے ہٹے اور نہ تردد کیا۔ اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا اور تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے لیکن ابو بکر نے کہا کہ تو سچا ہے اور انہوں نے اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کا اظہار کیا۔

ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق نے رسول اللہ صلعم کو ایک ہی دلیل سے مانا ہے۔ اور کبھی ان کے دل میں آپ کے متعلق شبہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ وہ دلیل یہ تھی کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو بچپن سے دیکھا اور وہ جانتے تھے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی شرارت نہیں کی۔ کبھی گندی اور ناپاک بات آپ سے نہیں نکلی۔ اس کے بعد آپ پر بڑے بڑے ابتلا آئے۔ آپ کو اپنے عزیزوں اور جائیدادوں کو چھوڑنا پڑا اور اپنے ہی لوگوں کو قتل کرنا پڑا لیکن رسول اللہ صلعم کی صداقت میں کبھی شبہ نہیں ہوا۔ اسی دلیل کو اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ پس قرآنِ کریم میں فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ پس (میں اس رسالت سے پہلے بھی) تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔؟

بعض لوگوں میں یہ علمی بحث چلتی ہے کہ رسول اللہ صلعم پر سب سے پہلے کون ایمان لایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض علماء نے اس کا یہ حل نکالا ہے کہ عورتوں میں سے سب سے پہلے آپ پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ اور مردوں میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ اور بچوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اور غلاموں میں سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک سب سے پہلے ایمان لانے والیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔